REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

یوم یکشنبہ

روزنامہ

۲۸ شوال ۱۳۷۷ھ

# الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۷/۱۲ ۔ ۱۸ ہجرۃ ۱۳۳۷ ھ ۔ ۱۸ مئی ۱۹۵۸ء ۔ نمبر ۱۱۶


## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

### کی صحت کے لئے دعا کی تحریک

ربوہ ۱۷ مئی۔ جیسا کہ مری سے آمدہ سابقہ اطلاعات سے ظاہر ہے اب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ جگر کی خرابی کی وجہ سے متلی اور چکروں کی جو تکلیف ہوگئی تھی۔ اس میں اب کافی افاقہ ہے۔ احباب التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو پوری صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۱۷ مئی۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔

## بیروت میں بم پھٹنے سے مزید کئی اشخاص ہلاک اور زخمی

### لبنانی فوج نے حملہ آور شامیوں سے اپنا علاقہ واپس لے لیا

بیروت ۱۷ مئی۔ بیروت میں کل بھی بموں کے پھٹنے اور پولیس کی فائرنگ سے متعدد افراد ہلاک اور ایک سو سے زائد زخمی ہو گئے۔ لبنانی فوج اور طیاروں نے بھی ایک علاقہ پر بمباری کر کے شامیوں سے اپنا علاقہ واپس لے لیا۔ لبنان کی فوج نے طیاروں کی مدد سے بیروت کے شمال میں علاقہ بلبہ پر حملہ کر کے شامی دستوں کو پسپا کر دیا۔ جو کچھ عرصہ پہلے لبنان کی سرحد میں گھس آئے تھے۔ اور چوکیوں پر حملہ کر کے لبنانی علاقہ پر قبضہ کر لیا تھا۔ کل ان شامیوں اور لبنانی فوج کے دستوں میں شدید جھڑپ ہوئی جس کے بعد شامی بھاگ گئے۔ اس لڑائی میں لبنان نے اپنا کچھ علاقہ واپس لے لیا ہے۔

بیروت میں فسادات کے بارے میں جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان کے مطابق بیروت میں کل بھی مختلف جگہوں پر بم پھٹنے کی وارداتیں ہوئیں۔ جس کی وجہ سے متعدد افراد ہلاک اور ایک سو سے زائد زخمی ہو گئے۔

### صدر ناصر ماسکو سے واپس پہنچ گئے

قاہرہ ۱۷ مئی۔ صدر ناصر روس کا ۱۸ دن تک سرکاری دورہ کرنے کے بعد کل قاہرہ واپس پہنچ گئے۔

### پاکستان میں فولاد کا پہلا کارخانہ

کراچی ۱۷ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ملک میں فولاد کا پہلا کارخانہ قائم کرنے کے متعلق مرکزی کابینہ جلد ہی قطعی فیصلہ کرے گی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ کارخانہ کے قیام کا فیصلہ کیا جا چکا ہے۔ اب صرف یہ طے کرنا ہے کہ کارخانہ میں فولاد کی تیاری کے مروجہ طریقوں میں سے کونسا طریقہ اختیار کیا جائے۔

## بیرونی ممالک میں مساجد کی تعمیر اور تبلیغ اسلام کا عظیم الشان کام

### "میجک لنٹرن" کے ساتھ چوہدری شبیر احمد صاحب نائب وکیل المال کا لیکچر

ربوہ ۱۷ مئی۔ کل رات مجلس خدام الاحمدیہ گول بازار کے تحت مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نائب وکیل المال تحریک جدید نے "میجک لنٹرن" کے ذریعہ ان مساجد کی تصاویر دکھائیں جو خلافت ثانیہ کے عہد مبارک میں بیرونی ممالک میں تعمیر ہوئی ہیں۔ مساجد کے علاوہ آپ نے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کا ایک اجمالی نقشہ بھی پیش کیا۔ اور وہ تصاویر بھی دکھائیں۔ جن میں ہمارے مبلغین اسلام مختلف ممالک کے سربراہوں اور سربرآوردہ حضرات کو دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم بطور تحفہ پیش کر رہے تھے۔ اسی طرح تصویری زبان میں تبلیغ اسلام کے بعض اور مناظر بھی پیش کئے۔ آپ نے تصاویر کے ساتھ ساتھ خلافت ثانیہ کے عہد کی عظیم الشان برکات اور تحریک جدید کے تحت وسیع پیمانے پر

(باقی صفحہ ۸ پر)

## فلپائن میں احمدیت کا نفوذ اس کی صداقت کا ایک زندہ نشان ہے

### ہرچند وہاں جماعت کا کوئی مبلغ نہیں گیا پھر بھی اب تک ۴۰۰ افراد احمدیت قبول کر چکے ہیں

#### فلپائن کے احمدی نوجوان جناب اتوہ اسامہ کی ایمان افروز تقریر

ربوہ ۱۷ مئی۔ کل شام نماز مغرب کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ ہوسٹل جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام فلپائن کے مذہبی حالات پر تقریر کرتے ہوئے وہاں کے احمدی نوجوان جناب اتوہ اسامہ نے فلپائن میں احمدیت کے نفوذ پر بہت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی۔ اور اس امر کی طرف اشارہ کیا۔ کہ جس حیرت انگیز طریق پر وہاں احمدیت نے دلوں میں گھر کیا ہے۔ وہ اس کی صداقت کا ایک زندہ نشان ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اگرچہ وہاں ابھی تک جماعت کا کوئی مشن نہیں ہے اور نہ ہی تبلیغ اسلام کی غرض سے کوئی مبلغ وہاں بھیجا گیا ہے۔ پھر بھی محض خط و کتابت اور لٹریچر کے ذریعہ قریباً ۴۰۰ افراد احمدیت قبول کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں۔

جناب اسامہ آجکل ربوہ میں دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ تاکہ حصول تعلیم کے بعد واپس جا کر اپنے ہم وطنوں تک اسلام کا پیغام پہنچا سکیں۔ اور اس سرزمین کو دوبارہ اسلام کے نور سے منور کر سکیں۔ آپ فلپائن سے روانہ ہوتے ہوئے ۱۳ مارچ ۱۹۵۸ء کو ربوہ پہنچے تھے۔ اور اس وقت سے یہیں مقیم ہیں۔ کل آپ نے حلقہ ہوسٹل جامعہ احمدیہ کی مجلس خدام الاحمدیہ کے جس اجلاس میں تقریر کی۔ اس میں صدارت کے فرائض مکرم جناب چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل الزراعت نے ادا کئے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)




ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۵۸ء

# خودنگری

مسلمانوں نے چندہی سالوں میں تمام معلومہ دنیا پر سیاسی غلبہ حاصل کر لیا تھا۔ اور یہ غلبہ صدیوں تک قائم رہا ہے۔ آج بھی جبکہ مسلمان سیاسی لحاظ سے یورپ کے سامنے بے دست وپا ہوکر رہ گئے ہیں ایشیا یورپ اور افریقہ کے اکثر حصہ پر مسلمانوں کی آزاد یا نیم آزاد حکومتیں قائم ہیں۔ مشرق وسطی تو تقریباً سب مسلمانوں کے قبضہ میں ہے۔ اور نقشہ پر نگاہ ڈالنے سے دیکھا جاسکتا ہے۔ کہ مراکش سے لے کر انڈونیشیا تک ایک کافی وسیع خطہ مسلمانوں کے زیر اقتدار ہے۔ اس کے باوجود اسلامی ممالک خواہ آزاد ہوں یا محکوم خواہ نیم آزاد ہوں سب کے سب نہ صرف سیاسی لحاظ سے مغربی طاقتوں کے زیر اثر ہیں۔ بلکہ معاشرتی لحاظ سے بھی ان کے زیر اثر آتے جارہے ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عالمگیر جنگوں کے بعد سے اسلامی دنیا میں سیاسی بیداری کے آثار پیدا ہورہے ہیں۔ اور ان میں روز بروز اضافہ ہورہا ہے۔ یہاں تک کہ بہت سے اسلامی ممالک جو براہ راست یورپی طاقتوں کے ماتحت تھے۔ اب کم از کم اندرونی طور پر آزاد ہوگئے ہیں۔ اور ان ممالک کے باشندوں کے اندر اپنی خود مختاری کا احساس ترقی پر ہے۔ اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ مسلمان اقوام اب بڑی حد تک دوسروں کے سیاسی جوئے کو اپنے کندھوں سے اتار چکی ہیں۔ لیکن جیسا کہ ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے ابھی تک ہم اپنے آزاد ممالک کو بھی سیاسی لحاظ سے پوری پوری طرح آزاد نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ آجکل جن ترقی یافتہ اسلحہ کی اپنی سرحدوں کی حفاظت اور دفاع کے لئے ضرورت ہے۔ ان کے لئے بھی ہمارے اسلامی ممالک ابھی تک غیروں کے محتاج ہیں۔ اور اگر مغربی ممالک میں خود باہمی انتہائی رقابت نہ ہوتی۔ اور اس طرح ان کا باہمی توازن قائم نہ ہوتا۔ اور ان میں سے کوئی ایک قوم اپنی ہمسر مغربی اقوام سے بالکل نڈر ہوتی۔ جیسا کہ ایک مدت تک برطانیہ کی یہ پوزیشن رہی ہے۔ تو ہمیں یقین ہے کہ اگر وہ کسی اسلامی ملک پر اپنا قبضہ ضروری سمجھتی۔ تو ایسے ملک کے لئے اپنی سیاسی آزادی قائم رکھنا مشکل ہو جاتا۔

اس لئے جہاں تک اسلامی ممالک کی سیاسی آزادی کا بھی سوال ہے۔ باوجود اسلامی ممالک کی موجودہ بیداری کے ان کی خودمختارانہ پوزیشن مضبوط نہیں سمجھی جاسکتی۔ یہ تو ہماری سیاسی بیداری کی حالت ہے۔ دوسری طرف اگر ہم اپنے معاشرتی حالات کا جائزہ لیں۔ تو جیسا کہ ہم نے کہا ہے ہماری معاشرت پر یورپ کا حملہ سیاسی تسلط سے بھی زیادہ سخت ہے۔ اور سچی بات تو یہ ہے کہ اس معاملہ میں اس نے ہم کو بالکل ہی بے دست و پا کر رکھا ہے۔ آپ ان اشیائے صرف کو چھوڑیں۔ جو یورپ سے ہی بن کر آتی ہیں۔ آپ صرف قدرتی پیداوار کو ہی لے لیں۔ اور غور کریں۔ کہ یہ قدرتی پیداوار مثلاً کپاس، پٹ سن۔ گندم چاول وغیرہ جتنے صرف پاکستان میں ہی پیدا ہوتے ہیں۔ ان سے ہماری مادی ضروریات میں کتنی آسانیاں پیدا ہوتی رہی ہیں۔

اس کو بھی جانے دیجئے یہاں کی مذہبی اخلاقی حالتوں کا ہی ملاحظہ فرمالیجئے۔ اور دیکھئے کہ یورپ کس طرح ہماری رگ رگ میں گھس چلا آیا ہے۔ ایک شراب ہی کو لے لیجئے۔ ویسے تو مغربی پاکستان کے ایک حصہ میں مسلمانوں کے لئے یہ ممنوع قرار دی گئی ہے۔ لیکن کیا اس حصہ میں بھی فی الواقعہ شراب ممنوع سمجھی جاتی ہے۔

اخبارات میں ایسی خبریں آپ روزانہ پڑھتے ہوں گے۔ کہ فلاں بڑے آدمی نے کاکٹیل کی پارٹی دی۔ اور فلاں مقام پر رقص وسرود کی محفل گرم ہوئی۔ پھر آرٹ اور ثقافت کے نام پر جو کچھ یہاں ہورہا ہے۔ کیا یہ یورپ کی فتح نہیں۔

ہمیں اپنے معاشرہ کی ایسی تصویریں پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہر ایک دیکھ رہا ہے۔ کہ کس طرح ہم دراصل اسلامی معاشرہ کو بالکل ختم کر چکے ہیں۔ اور اب مغربی معاشرہ اختیار کر رہے ہیں۔ ہمارے اکثر امراء نماز روزہ تو الگ رہا سب اسلامی طور وطریق کو خیرباد کہہ چکے ہیں۔ اور غرباء کا تو کہنا ہی کیا ہے ؛

---

## رجائیت

ہفت روزہ صدق جدید لکھنؤ مورخہ ۹ مئی ۱۹۵۸ء میں "مکتوب فرنگ" کے زیر عنوان ایک "ولایت پلٹ" کے قلم سے اسلامی دنیا کے متعلق کچھ تاثرات شائع ہوئے ہیں ایک اقتباس ملاحظہ ہو:۔

"لندن میں بھی اور جہاز پر بھی اس وقت مختلف ممالک کے مسلمانوں سے ملاقات رہتی ہے۔ الحمدللہ کہ سب میرے ہم خیال ہیں۔ جہاز پر دو افغان نوجوان ہم سفر ہیں۔ تین برس امریکہ میں رہ کر آئے ہیں۔ ایک انجینیئرنگ کرکے آیا ہے۔ دوسرا صحافی ہے۔ پاکستان کے ساتھ انہوں نے اپنے تعلقات پر اطمینان کا اظہار کیا اور درست بدعا تھے۔ کہ اللہ میاں وہ دن جلد لائے جب بغیر پاسپورٹ کے پاکستان آجاسکیں گے۔ میرا اندازہ ہے کہ طاغوتی طاقتوں سے اب سب کے سب بخوبی آگاہ ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ دنیائے اسلام میں اختلاف شخصیتوں کا ہمیشہ رہا ہے۔ عوام میں ہرگز نہیں تھا۔ اور یہ شخصیتیں تو آتی جاتی ہیں عوام کیوں اختلافات میں الجھیں۔ بہت بجا ہے کہ ایسا ہی ہو۔ تاریخ اقوام میں چالیس برس کا عرصہ کچھ زیادہ نہیں۔ یہ تو کروٹ بدلتے گزر جاتا ہے۔ انشاءاللہ اور پانچ دس سال میں آپ دیکھ لیں گے۔ کہ دنیائے اسلام اپنا وقار واپس لے لے گی اور اس کا دبدبا ایسا ہی ہوگا۔ جیسے صلیبی جنگوں کے وقت ہوا کرتا تھا"

(صدق جدید لکھنؤ ۹ مئی)

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ایسا ہی کرے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ یہ رجائیت اگر یہ حسنِ الحمقاء کی صورت اختیار نہ کرے۔ تو افراد قوم کے دلوں میں قوم کی بہبودی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ ہم یہاں صرف اس قدر لکھنا چاہتے ہیں۔ کہ اگر (خدا جلد ایسا کرے) مسلمان اقوام سیاسی وقار حاصل بھی کرلیں۔ تو کیا اس سے اللہ تعالےٰ کے دین کو بھی لازماً فائدہ پہنچے گا۔ اس بات کو جانے دیجئے کہ آجکل جبکہ ایٹمی دور شروع ہوچکا ہے۔ اور اسلامی ممالک ابھی مشینری کے آغاز کے دور تک بھی نہیں پہنچ سکے۔ مغربی اقوام کے مقابلہ میں حقیقی سیاسی وقار حاصل کرنے کے لئے کتنا لمبا عرصہ درکار ہے۔ یہ بات سوچنے کی ہے کہ کیا ہم ابھی اس بے پناہ لٹریچر کا بھی مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوسکیں گے جو یورپ اور امریکہ میں اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات کے متعلق مغالطے پیدا کرنے کے لئے طوفان کی طرح پھیلایا جارہا ہے۔ اس سوال کا جواب تو شاید بہت مشکل ہے۔ صرف اتنا ہی غور کیجئے۔ کہ کیا اسلامی ممالک میں سے کسی ایک میں کوئی ایسا ادارہ بھی ہم قائم کر سکے ہیں۔ جو اس طومار کا صرف جائزہ ہی لے سکے۔ اس کا جواب نہ میں ہوگا۔

نہ تو انسانی خواہشات کی کوئی انتہا ہے۔ اور نہ اللہ تعالےٰ کی قدرتوں کی کوئی انتہا ہے۔ اور ہماری خواہشات کی تکمیل بھی اللہ تعالےٰ ہی کے ہاتھ میں سہی۔ لیکن سوال یہ ہے کہ خود ہم اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے کیا کر رہے ہیں ؛

---

## ایک جیپ کار کی ضرورت

نظارت اصلاح وارشاد مقامی کو ایک سیکنڈ ہینڈ جیپ کار کی ضرورت ہے۔ جو اچھی حالت میں ہو۔ اگر کسی دوست کے پاس قابل فروخت ہو۔ یا ان کے علم میں ہو تو فوراً انہیں اطلاع فرمائیں کہ کم قیمت تک سودا طے ہو جائے گا قیمت نقد ادا کی جائے گی۔

فتح محمد سیال ناظر اصلاح وارشاد

# احمدیہ مسجد ہالینڈ میں عید الفطر کی مبارک تقریب

## پاکستان، بھارت، یوگوسلاویہ، انڈونیشیا اور مصر کے مسلمانوں کا ایمان افروز اجتماع

## متعدد غیر مسلم معززین اور نمائندگان پریس کی شرکت

### مکرم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کا رُوح پرور خطاب

(از مکرم مولوی عبد الحکیم صاحب اکمل دی ہیگ ہالینڈ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

### ماہِ صیام اور درسِ قرآن

اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا احسان ہے کہ اس نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو بیرونی دنیا میں مساجد کی تعمیر اور مشنوں کے قیام کا وہ عظیم الشان کارنامہ انجام دینے کی توفیق بخشی ہے کہ اس کی ساری مسلم دنیا میں مثال نہیں۔ ایسے مراکز سے جہاں احباب جماعت کے علاوہ دوسرے مسلم صاحبان رابطہ پیدا کر کے اسلام کی حیات بخش تعلیم سے روشناس ہوتے ہیں وہاں غیر مسلم حضرات بھی ہماری خدمات سے استفادہ کرتے ہیں۔ چنانچہ ان حالات کے پیش نظر ہم نے بھی اس دفعہ رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں دو دفعہ سرکلر تیار کر کے وسیع پیمانہ پر جملہ مسلمان طلباء اور مسلم ممالک کے سرکاری اداروں تک بھجوانے کا انتظام کیا۔ تا وہ زیادہ سے زیادہ اس مبارک موقعہ سے فائدہ اٹھانے کے قابل ہو سکیں۔ اور اس بارہ میں مشن ان کی جو دینی خدمت کر سکتا تھا اس کے متعلق بھی انہیں پیشکش کر دی جائے۔ یہاں کی مصروف اور مادی زندگی میں بعض دفعہ الگ تھلگ رہنے والے ہمارے مسلمان بھائیوں کو پورے طور پر یہ علم بھی نہیں ہو سکتا کہ رمضان المبارک کب آیا اور کب گذر گیا۔ ایسے حالات میں کئی دوستوں نے ہمارے اس اقدام کو کافی سراہا اور جذباتِ تشکر کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس دفعہ مسجد ہیگ میں سارا مہینہ باقاعدہ طور پر درس قرآن کریم انجام دینے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ درس مکرم جناب حافظ قدرت اللہ صاحب انچارج مشن انجام دیتے رہے۔ سوائے اس کے کہ جب کبھی مکرم حافظ صاحب کو کسی ضروری کام کے لئے باہر جانا پڑتا تو ان کی عدم موجودگی میں اس عاجز کو بھی اس خدمت کا موقعہ ملتا۔ بحمد اللہ یہ کام بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

### عید کی تیاری

جماعت کے افراد میں عید کی خوشی کے آثار عید سے قبل ہی نمایاں ہو رہے تھے۔ مشن کی طرف سے ساڑھے تین صد دعوت نامے تیار کر کے بھجوائے گئے۔ جماعت کے بعض افراد نے ہاتھ بٹانے میں نمایاں حصہ لیا۔ عید کا پروگرام بنانے کیلئے جماعت کے ممبران کی میٹنگ بلائی گئی۔ چنانچہ سب نے مل کر باہمی مشورہ سے پروگرام سیٹ کیا۔ جملہ پروگرام کی خبر اخبارات کو ارسال کی گئی۔ بفضلہ تعالیٰ ہالینڈ کے تین مشہور اخباروں نے اسے شائع کیا۔

### عید کا دن

عید کا دن ہمارے لئے بہت ہی مصروف دن تھا۔ احباب کی کثرت سے ہر طرف گہما گہمی تھی۔ لوگ وقت سے کافی پہلے آنا شروع ہو گئے تھے۔ اور میٹنگ ہال اور مسجد پُر ہونے شروع ہو گئے۔ نماز میں شامل ہونے والے احباب کی تعداد بھی اس دفعہ بفضلہ تعالیٰ توقع سے بہت زیادہ ہو گئی۔ اور دیگر حاضرین اور مہمانان سے باہر کا ہال بھی بھر گیا۔ حاضرین میں علاوہ دیگر معززین اور نمائندگان پریس کے یہاں کے ایک مشہور مستشرق اور بین الاقوامی عدالت کے سابق نائب صدر مصری جج بھی موجود تھے۔ یونیورسٹی کے طلباء اس دفعہ کافی تعداد میں آئے۔ ہیگ کے علاوہ دوسرے دُور دُور کے شہروں سے بھی احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔ بعض نے ایک رات قبل مسجد میں ہی قیام کیا۔

### نمازِ عید

عید کی نماز مکرم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب بالقابہ نے پڑھائی۔ نماز میں شامل ہونے والوں میں پاکستانی، ہندوستانی، یوگوسلاوین اور انڈونیشین دوست موجود تھے۔ جماعت ہالینڈ کی مستورات اسلامی طریق کے مطابق اپنے سروں کو اوڑھنیوں سے ڈھانپے ہوئے تھیں۔ غیر مسلم مہمانوں کے لئے یہ طریق بہت ہی حیرت اور دلچسپی کا موجب ثابت ہوا۔ یہ تمام نظارہ اور ہجوم ہمارے لئے ایک قلبی مسرت اور وجد کی کیفیت پیدا کر رہا تھا۔ اور کیوں نہ ہوتا جبکہ ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لگائے ہوئے پودا کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی آبیاری سے پھیلتا، پھلتا اور پھولتا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔ نماز کی ادائیگی کے بعد مکرم و محترم جناب چوہدری صاحب موصوف نے اختصار کے ساتھ مگر نہایت مؤثر اور مفید پیرایہ میں جملہ حاضرین سے خطاب فرمایا۔ آپ کے خطبہ کا خلاصہ الفضل کی ایک گزشتہ اشاعت میں شائع ہو چکا ہے۔

خطبہ عید الفطر کے اختتام پر سب حاضرین کرام کی خدمت میں کافی وغیرہ پیش کی گئی۔

### کھانے کا انتظام

اس دفعہ عید کے دن دو بجے کے قریب جماعت نے کلواً جمیعاً کے تحت مشن ہاؤس میں وسیع طور پر کھانے کا انتظام بھی کیا تھا۔ جس میں قریباً پچاس معزز حضرات کو مدعو کیا گیا۔ چنانچہ جماعت کے مختلف افراد کو مختلف ڈیوٹیاں سپرد کر دی گئیں۔ عید سے ایک روز قبل ہی مقررہ احباب مشن میں تشریف لے آئے اور مشن کی صفائی، لوگوں کے بیٹھنے کے انتظامات اور کھانے کے ضروری لوازمات کو تیار کرنے میں مشغول رہے۔ رات کے قریباً بارہ بجے تک یہ مصروفیات رہیں۔ دوسرے دن عید کے روز بھی کھانے کی تقسیم اور جملہ انتظامات میں جماعت کے افراد نے بڑے اخلاص اور تندہی کا مظاہرہ کیا۔

فجزاھم اللہ احسن الجزاء

عید کی مکمل کارروائی کی رپورٹ ہیگ کے مشہور اخبار Haagsche Gourant میں شائع ہوئی۔

آخر میں بزرگان سلسلہ و دیگر افراد جماعت کی خدمت میں خاکسار کی یہ گذارش ہے کہ وہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل صحت اور کام کرنے والی زندگی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں تا اسلام کی وہ مزید ترقی جو آپ کی حیات بابرکات کے ساتھ وابستہ ہے بہت جلد رنگ میں اپنی تکمیل کو پہنچے۔ نیز احباب اپنی دعاؤں میں ہالینڈ مشن کو بھی خاص طور پر یاد فرماتے رہیں اور جملہ بیرونی مبلغین کے لئے بھی دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات کو دور فرماتے ہوئے ان کی حقیر مساعی کو بار آور فرما دے اور احمدیت جلد از جلد دن دوگنی رات چوگنی جادۂ ترقیات پر گامزن ہوتی چلی جائے۔ اللّٰھم آمین

---

## درخواست دعا

میرا لڑکا عزیزم شریف احمد اشرف امسال نشتر میڈیکل کالج ملتان سے ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کے آخری سال کے امتحان میں شامل ہو رہا ہے۔ احباب کرام اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ خداوند کریم عزیز کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ اور خادم دین بنائے۔

خاکسار

محمد اسماعیل عربک ٹیچر

گورنمنٹ ہائی سکول اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ

# حضرت مسیح علیہ السلام کے معجزات کی حقیقت

از مکرم بشیر احمد صاحب زاہد ۔ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

حضرت مسیح علیہ السلام خدا تعالیٰ کے مقدس اور برگزیدہ رسول تھے۔ جو یہودنا مسعود کی ہدایت و راہنمائی کے لئے مبعوث ہوئے۔ آپ نے اس بدبخت قوم کو غضب الٰہی سے بچانے اور مورد فضل الٰہی بنانے کے لئے جو کارہائے نمایاں سرانجام دئے۔ اور اپنی صداقت کے اظہار کے لئے ان کے سامنے جو معجزات و کمالات پیش فرمائے۔ ان میں سے بعض قرآن مجید میں آپ کی زبان سے یوں بیان کئے گئے ہیں کہ "انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیراً باذن اللہ وابرئ الاکمہ والابرص واحی الموتی باذن اللہ وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم" (آل عمران ع۵)

کہ میں تمہارے (فائدہ کے) لئے بعض طینی خصلت رکھنے والوں میں سے پرندہ کے پیدا کرنے کی طرح مخلوق پیدا کروں گا۔ پھر ان میں ایک نئی روح پھونکوں گا۔ جس پر وہ اللہ کے حکم سے اڑنے والے ہو جائیں گے۔ اور میں اللہ کے حکم کے ماتحت اندھے اور مبروص کو اچھا کروں گا۔ اور مردوں کو زندہ کروں گا۔ اور جو تم کھاؤ گے اور جو کچھ تم اپنے گھروں میں جمع کرو گے اس کی تمہیں خبر دوں گا۔

حضرت مسیح علیہ السلام کے یہ وہ معجزات و کمالات ہیں۔ جو قرآن مجید میں بیان کئے گئے ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ ان میں کوئی بھی ایسا کارنامہ یا معجزہ بیان نہیں ہوا۔ جس کو گذشتہ انبیاء علیہم السلام نے سرانجام نہ دیا ہو۔ مگر افسوس ہے کہ فیج اعوج کے زمانہ کے مسلمانوں نے عیسائیوں کے دیکھا دیکھی حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف بعض ایسے کمالات منسوب کر دئے جو صرف خدا تعالیٰ کی ذات بابرکات کے لئے مخصوص ہیں۔ اور غیر اللہ میں ان کا وجود ممکن ہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی شان الوہیت و وحدانیت کے بھی سخت منافی ہے۔

ان روایات کو اس کثرت اور تواتر سے آئندہ نسلوں کے ذہن نشین کرایا گیا کہ آہستہ آہستہ یہ روایات اسلامی تعلیمات کا جزو سمجھی جانے لگیں۔ یہاں تک کہ آج کا مسلمان یہ ماننے کو تیار نہیں ہے کہ ان روایات کا اصلی ماخذ قرآن مجید نہیں ہے۔ بلکہ اسرائیلی تعلیمات ہیں جو کچھ اس انداز سے بدنما ہے اسلامی الٰہیوں کو کہ پہچانی ہوئی صورت بھی پہچانی نہیں جاتی

ماہنامہ "نظام تعلیم" (سیالکوٹ) میں "مفتی عبد الحکیم صاحب منشی فاضل و مولوی فاضل کا" ایک مضمون "رسالت" کے موضوع پر شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ نے حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف بعض ایسے کمالات و معجزات کو منسوب کیا ہے۔ جو سراسر غیر اسلامی خیالات اور اسرائیلی روایات پر مبنی ہیں۔ جن کی قرآن مجید میں بار بار نفی کی گئی ہے۔ مفتی صاحب فرماتے ہیں:۔

"حضرت عیسیٰ کو لیجئے! گارے اور مٹی کا پرندہ تیار کرتے ہیں۔ ایک ہی پھونک لگاتے ہیں کہ کیچڑ سے تیار شدہ ڈھیلے میں قوت پرواز آجاتی ہے اور وہ دیکھتے دیکھتے اڑنے لگ جاتا ہے۔ مادر زاد اندھے اور کوڑھی ایک دفعہ ہاتھ لگانے سے ہمیشہ ہمیش کے لئے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ قرآن کریم نے اسی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ "میں کیچڑ کا پرندہ بنا کر اس میں پھونک ماروں۔ تو وہ زندہ ہو کر اڑنے لگ پڑے مادر زاد اندھوں اور کوڑھیوں کو ٹھیک ٹھاک شفایاب کرنے کے لئے میرا ایک ہی دفعہ کا مس کرنا کافی ہے اور مردوں کو زندہ کر سکتا ہوں۔ اور میں یہ بتا سکتا ہوں کہ تم نے کیا کھایا ہے۔ اور آئندہ کیا کھاؤ گے۔ اور میں اس چیز کا پتہ دے سکتا ہوں۔ جو تم نے اپنے گھروں کے اندر چھپا رکھی ہے۔ مگر یہ سب کچھ اللہ کے حکم سے ہے"

(ماہنامہ نظام تعلیم سیالکوٹ بابت جنوری ۱۹۵۸ء صفحہ ۳۲)

غور فرمائیے! کہ مفتی صاحب کے بیان کردہ حقائق قرآن کو اگر انہی کے الفاظ میں ہی تسلیم کر لیا جائے۔ تو پھر اسلام اور عیسائیت میں جھگڑا ہی کیا رہ جاتا ہے؟ اور ان حالات میں خدا تعالیٰ کو ضرورت ہی کیا تھی۔ کہ وہ اپنے حبیب پاک حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ وحی فرماتا "لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم" (مائدہ ع۳) کہ جن لوگوں نے مسیح بن مریم کو منصب الوہیت پر متمکن کر رکھا ہے اور ان کی طرف خدائی صفات کو منسوب کیا ہے انہوں نے یقیناً کفر کیا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ حقیقی خالق اور شافی اور محی اموات اور عالم الغیب خدا ہی ہے۔ جو اس کارخانۂ عالم کو عدم سے وجود میں لایا ہے۔ اور یہ قرآن مجید سے ثابت ہے کہ مذکورہ بالا صفات میں سے کوئی ایک صفت بھی غیر اللہ کے وجود میں پائی جانی ممکن ہی نہیں۔ چنانچہ صفت خلق کے متعلق خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے "ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذباباً ولو اجتمعوا لہ" (حج ع۱۰) کہ جن لوگوں کو یہ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں وہ اگر سب کے سب اکٹھے بھی ہو جائیں تو تب بھی مکھی بھی پیدا نہ کر سکیں گے۔ اور ایک اور جگہ پر فرماتا ہے" والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئاً وھم یخلقون" (نحل ع۲) کہ جن کو یہ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں۔ وہ کچھ بھی پیدا نہیں کرتے بلکہ وہ خود پیدا کئے گئے۔

پھر ایک اور جگہ پر فرمایا "أم جعلوا للہ شرکاء خلقوا کخلقہ فتشابہ الخلق علیھم قل اللہ خالق کل شیئ وھو الواحد القھار" (رعد رکوع ۲) کہ کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک مقرر کر رکھے ہیں۔ جن کی صفت یہ ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرح مخلوق پیدا کی ہے۔ اور اب ان لوگوں کی نظروں میں اللہ تعالیٰ اور ان کے (جھوٹے معبودوں) کی مخلوق مشتبہ ہو گئی ہے۔ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ ہی سب چیزوں کا خالق ہے اور وہی ہر چیز پر متصرف و قادر ہے

قرآن مجید کی ان آیات سے ثابت ہے کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی اور وجود خلق اشیاء پر قادر نہیں ہے۔ اس لئے ماننا پڑے گا کہ حضرت مسیح علیہ السلام ہرگز حقیقی پرندے پیدا نہ کرتے تھے۔ بلکہ جس طرح پرندہ اپنے پروں کے نیچے انڈے دے کر ان سے قابل پرواز مخلوق پیدا کرتا ہے اسی طرح آپ بھی اپنی خصلت انسانوں کو اپنی صحبت میں رکھ کر ان کو قابل پرواز روحانی پرندے بناتے تھے اور یہ حقیقت ہے کہ خدا تعالیٰ کے ہر مقدس نبی نے اپنی زندگی بخش قوت قدسیہ سے ایسے ہزاروں پرندے پیدا کئے ہیں اور دراصل یہ اسی قسم کے پرندے تھے جن کے متعلق علامہ اقبال کہتے ہیں ؎

تو شاہیں ہے پرواز ہے کام تیرا
تیرے سامنے آسماں اور بھی ہیں

قرآنی آیت کا یہی صحیح مفہوم ہے۔ جس کی تائید حضرت مسیح علیہ السلام کا حسب ذیل فقرہ بھی کرتا ہے۔ فرمایا:۔

"اے یروشلم! اے یروشلم! تو جو نبیوں کو قتل کرتا اور جو تیرے پاس بھیجے گئے ان کو سنگسار کرتا ہے کتنی بار میں نے چاہا کہ جس طرح مرغی اپنے بچوں کو پروں تلے جمع کر دیتی ہے اسی طرح میں بھی تیرے لڑکوں کو جمع کر دوں۔ مگر تم نے نہ چاہا"

(متی ۲۳/۳۷)

حضرت مسیح علیہ السلام کا دوسرا معجزہ جو آپ کو جملہ انبیاء علیہم السلام سے ممتاز رنگ میں پیش کرنے کے لئے بیان کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ مادر زاد اندھے اور کوڑھے ایک دفعہ ہی آپ کے ہاتھ لگانے سے ہمیشہ ہمیش کے لئے ٹھیک ہو جاتے تھے افسوس ہے کہ قرآن مجید میں کوئی بھی ایسی آیت نہیں۔ جو اس مفہوم کی متحمل ہو یا کم از کم جس کا یہ ترجمہ ہو کہ "اندھوں اور کوڑھوں کو ٹھیک ٹھاک شفایاب کرنے کے لئے میرا ایک ہی دفعہ کا مس کافی ہے" حق یہ ہے کہ قرآن مجید میں حرف "ابرئ الاکمہ والابرص" کے الفاظ ہیں جن کے یہ معنی ہیں کہ میں اندھوں اور کوڑھوں کو اچھا کرتا ہوں۔ یا میں اندھوں اور کوڑھوں کو بری قرار دیتا ہوں۔ سو پہلے معنوں کے لحاظ سے یہ ظاہر ہے کہ یہ کام ڈاکٹر بھی کر دیتے ہیں اور دوسرے معنوں کے لحاظ سے یہ واضح ہے۔ کہ آپ کی بعثت سے قبل تورات و احبار ۲۱/۱۸-۲۴ و گنتی ۵/۲ میں اندھوں اور کوڑھوں پر یہ قید لگائی گئی تھی۔ کہ یہ ناپاک ہیں۔ اس لئے ہیکل میں داخل نہیں ہو سکتے۔ مگر آپ نے ان کو اس قید سے آزاد کیا تھا

تیسرا عظیم الشان معجزہ جو حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ آپ مردے زندہ کیا کرتے تھے۔ حالانکہ قرآن مجید بار بار یہ اٹل حقیقت پیش کرتا ہے کہ کوئی انسان تو الگ رہا۔ خود خدا تعالیٰ بھی اس دنیا میں مردوں کو زندہ

نہیں کرتا چنانچہ وہ خود فرماتا ہے :-

"وحرام علیٰ قریۃ اھلکنٰھا انھم لا یرجعون" (انبیاء ع ۷)

کہ جس بستی کو ہم نے ہلاک کر دیا ہے اس کے مرنے والے اب اس دنیا میں نہیں آ سکتے پھر فرماتا ہے۔

"ومن ورائھم برزخ الیٰ یوم یبعثون" (مومنون ع ۶)

کہ مرنے والوں کے پیچھے ایک روک ڈال دی گئی ہے۔ جو قیامت تک جاری رہے گی"۔

پس جب خدا تعالیٰ نے جو یحیی ویمیت (دخان ع ۱) اور وھو یحیی الموتیٰ کا مصداق ہے اس امر کا اعلان فرماتا ہے کہ مردے اس دنیا میں زندہ نہیں ہو سکتے تو یہ کس طرح مان لیا جائے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مردے زندہ کیا کرتے تھے؟ لامحالہ ماننا پڑے گا کہ آپ کی شان میں جو "احیی الموتیٰ" اور "تحی الموتیٰ" کے الفاظ وارد ہیں ان کا اتنا ہی مطلب ہے کہ آپ کی دعا سے قریب المرگ بیمار شفا یاب ہو جایا کرتے تھے کہ مردوں کو زندگی بخشا کرتے تھے جیسا کہ سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں آیا ہے

"یا ایھا الذین اٰمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم"

(انفال ع ۳)

کہ اے ایمان والو جب اللہ اور اس کا رسول تمہیں آواز دے تو ان کی آواز کو قبول کیا کرو تاکہ وہ تم کو زندہ کریں۔

مگر آہ یہ کس قدر دلخراش اور جگر پاش حقیقت ہے کہ اس جگہ کوئی بھی مسلمان "یحییکم" کے معنے جسمانی مردوں کو زندہ کرنے کے نہیں کرتا۔ لیکن حضرت مسیح کے متعلق "تحی الموتیٰ" کے یہی معنے کئے جاتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام مردے زندہ کیا کرتے تھے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ قرآن مجید میں "موتیٰ" کا لفظ روحانی مردوں کے لئے بھی استعمال کیا گیا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے ایک جگہ فرمایا

"انک لا تسمع الموتیٰ"

(روم ع ۵)

کہ تو مردوں کو (یعنی ان کافروں کو جو سننے اور سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے) اپنی بات نہیں سنا سکتا پھر فرمایا

"اومن کان میتاً فاحییناہ"

جس کے معنے خود عربی بلاغت کا مشہور

کتاب تلخیص المفتاح میں "ای ضالاً فھدیناہ" کئے گئے ہیں یعنی گمراہ تھا سو ہم نے اس کو ہدایت دی۔ اس لئے یہ کہنا کہ حضرت مسیح علیہ السلام اس صفت میں دوسرے انبیاء علیہم السلام سے ایک ممتاز حیثیت رکھتے تھے بالکل غلط اور خلاف اصلیت ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام کا چوتھا معجزہ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ لوگوں کو یہ بتایا کرتے تھے کہ انہوں نے کیا کھایا ہے اور اپنے گھروں میں کیا ذخیرہ اندوزی کی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نہ تو ایسا کرتے تھے اور نہ ہی یہ باتیں کسی نبی کی صداقت کا کوئی روشن ثبوت بن سکتی ہیں۔ کیونکہ کھائی ہوئی چیزوں اور جمع شدہ اشیاء کے متعلق علم غیب کے علاوہ بعض اور ذرائع سے بھی آگاہی حاصل کی جا سکتی ہے۔ اس لئے یہ کہنا کہ حضرت مسیح علیہ السلام لوگوں کو کھائی ہوئی چیزوں اور گھروں میں جمع شدہ اشیاء کے متعلق بتایا کرتے تھے جو کسی اور نبی نے نہیں بتائیں درست نہیں ہے۔

قرآن مجید سے ثابت ہے کہ کوئی نبی اور رسول از خود غیب کی باتیں نہیں بتا سکتا۔ چنانچہ ارشاد الٰہی ہے

"عالم الغیب فلا یظھر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول"

کہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے اور اس کے علم غیب پر وہی رسول آگاہی پا سکتا ہے جس پر وہ خود اس کو ظاہر کرے۔ لہٰذا ان حالات میں جب حضرت مسیح علیہ السلام سب کچھ لوگوں کو الہام الٰہی کے ذریعہ سے بتاتے تھے تو پھر اس میں ان کی کوئی خصوصیت نہ رہی۔ کیونکہ دوسرے رسول بھی الہام الٰہی سے لوگوں کو غیب کی باتیں بتاتے رہے ہیں۔ یہانتک کہ خود ہمارے زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے الہام الٰہی سے بے شمار غیب کی باتیں بتائی ہیں جو اب تک پوری ہو رہی ہیں۔

آیت کریمہ کا اصلی مفہوم یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام اپنے ماننے والوں کو اس زمانے کے حالات کے مطابق یہ بتاتے تھے کہ ان کے لئے کن چیزوں کا کھانا مفید ہے۔ اور کن چیزوں کا گھروں میں سنبھال رکھنا مفید ہے اور یہ وہ کام ہے جس کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنے زمانہ میں سرانجام دیا۔ پھر حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے

اس کو نمایاں رنگ میں سرانجام دیا۔ یہاں تک کہ اپنی امت کے لئے ایک مکمل ضابطہ حیات چھوڑا۔ اور آج ان سب بزرگوں کے ارشادات کی روشنی میں ہمارے امام ہمام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے مطالبات کی شکل میں ہمارے سامنے ایک لائحہ عمل رکھا ہے۔

یہ ہے حضرت مسیح علیہ السلام کے معجزات و کمالات کی اصل قرآنی حقیقت جس کو فیج اعوج کے زمانہ سے لے کر

اب تک اسرائیلی روایات کے دبیز پردوں میں چھپا کر دنیا کے سامنے پیش کیا جا رہا تھا۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کو اس کے سمجھنے اور ماننے کی توفیق بخشے تا دنیا میں عیسائیت کے پرچم سرنگوں ہو جائیں۔ اور ہلال اسلام بدر کامل بن کر جلد دنیا کی تاریکیوں کو اپنی پُرنور چادروں میں لپیٹ لے۔

آمین اللھم آمین



# تعلیم و اصلاح کی اہم تحریک

(از مکرم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد)

مکرم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر سے قبل حضور کی منظوری اور اجازت سے بتاریخ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۷ء کو یہ تحریک فرمائی تھی کہ تعلیم و اصلاح کی غرض سے ہمیں بہت سے ایسے دوستوں کی ضرورت ہے جو تین سال تک کم از کم ۲۵/- روپے ماہوار چندہ دیں یعنی ۳۰۰/- روپے سالانہ۔ اس میں خود چوہدری صاحب محترم نے اپنی طرف سے ایک ہزار روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا تھا۔ مکرم جناب چوہدری صاحب کی تحریک پر بہت سے احباب نے لبیک کہا تھا اور بعض احباب نے ادائیگی بھی کر دی تھی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔

اس مبارک سکیم کی کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ کم از کم سو احباب ۲۵/- روپے ماہوار یا ۳۰۰/- روپے سالانہ چندہ دیں۔ لیکن جو دوست ۲۵/- روپے ماہوار سے زیادہ دینا چاہیں ان کے لئے مزید ثواب کا موقعہ ہے۔ نیز جیسا کہ مکرم جناب چوہدری نے دوسرے دن اعلان فرمایا تھا۔ جو دوست ۲۵/- روپے ماہوار نہیں دے سکتے وہ کم رقوم دے کر بھی اس تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔

یہ تحریک بڑی ہی برکات کی حامل ہے۔ احباب کو کثرت سے اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیئے۔ اپنے وعدے دفتر نظارت تعلیم و اصلاح ربوہ میں ارسال فرمائیں۔ مخیر احباب کی خدمت میں تحریک کرتا ہوں کہ اس مبارک تحریک میں ضرور شامل ہوں جو دوست اس تحریک میں حصہ لے چکے ہیں ان کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے ہاں اس تحریک کو کامیاب کرنے میں سعی فرمائیں۔

اسی طرح امراء صاحبان اور عہدیداران جماعت اس کار خیر میں اپنے ذاتی اثر و رسوخ استعمال کر کے احباب کو اس کی تحریک کریں۔ آجکل مہاجر دوستوں کو اپنے اپنے کلیمز کی رقوم مل رہی ہیں۔ ایسے دوستوں کو ان رقوم میں سے اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیئے۔ چنانچہ صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب نے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کو جس قدر رقم کلیمز کی ملے گی اس میں سے وہ ایک فیصدی مد تعلیم و اصلاح میں بطور چندہ ادا فرمائیں گے۔

فتح محمد سیال ناظر اصلاح و ارشاد

# رسالہ تشحیذ الاذہان کے خریداروں کو اطلاع

بچوں کا رسالہ تشحیذ الاذہان مورخہ ۱۵ مئی کو پوسٹ کر دیا گیا ہے جن خریداروں کو پرچہ نہ ملے وہ زیادہ سے زیادہ ۲۵ مئی تک ضرور اطلاع بھجوا دیں۔ اس کے بعد اطلاع بھجوانے والوں کو پرچہ دوبارہ نہیں بھیجا جا سکے گا۔

(مینیجر تشحیذ الاذہان)

# قائدین، زعماء اور مربی صاحبان مجالس اطفال کی خدمت میں ضروری گذارش

۱۔ جن مقامات پر مجالس خدام الاحمدیہ قائم ہیں لیکن اطفال کی تنظیم موجود نہیں۔ وہاں کے قائدین و زعماء صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ فوراً احمدی بچوں کو مجلس اطفال کے ذریعہ منظم کریں۔ اور کسی موزوں اور مستعد کارکن کو ان کا مربی مقرر کریں۔

۲۔ جن مقامات پر مجالس اطفال تو قائم ہیں لیکن ان کی تنظیم کمزور ہے وہاں اُسے مضبوط کرنے کی کوشش فرمائیں۔ اور اس کا طریق یہ ہے کہ اطفال کے ہفتہ وار یا پندرہ روزہ اجلاس باقاعدہ منعقد کئے جائیں۔ ان اجلاسوں میں تربیتی تقریریں کرائی جائیں۔ بچوں کو اہم دینی مسائل سکھائے جائیں اور پھر ان کا امتحان لیا جائے۔ مناسب تیاری کے بعد بچوں کو بھی تقریریں کرنے اور نظمیں پڑھنے کا موقعہ دیا جائے۔

۳۔ جملہ اطفال سے باقاعدہ ماہوار چندہ وصول کیا جائے۔ تاکہ انہیں ابھی سے اسلام اور سلسلہ کی خاطر مالی قربانی کرنے کی عادت پڑے۔ چندہ کی شرح حسب ذیل ہے۔ پرائمری کلاس کے طلبہ کے لئے ۲؍ ماہانہ۔ مڈل کلاس کے طلبہ کے لئے ۱ر ماہانہ۔ ہائی کلاس کے طلبہ کے لئے ۱؍ ماہانہ۔ ملازم اطفال سے ایک پائی فی روپیہ۔ غیر ملازم اور غیر طلبہ اطفال کے لئے ۱ر ماہوار۔

۴۔ احمدی بچوں کو نماز باجماعت پڑھنے کی عادت ڈالی جائے اس کے لئے نمازوں کی حاضری لینے کا اہتمام کیا جائے۔ اور بچوں کے والدین سے رابطہ قائم کیا جائے۔

۵۔ رسالہ تشحیذ الاذہان اطفال الاحمدیہ کا اپنا رسالہ ہے۔ اسے چلانا اور اسے دلچسپ بنانا اطفال کا کام ہے۔ جملہ قائدین، زعماء اور مربی صاحبان سے درخواست ہے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں بچوں کو اس رسالہ کا خریدار بنانے کی کوشش فرمائیں اور انہیں اس میں مفید اور دلچسپ مضامین، کہانیاں اور نظمیں لکھنے کی تحریک کریں۔

۶۔ جس جگہ بھی مجلس اطفال قائم ہے اس کی ماہانہ رپورٹ مرکز میں بھیجنی بہرحال ضروری ہے۔ جو چندہ جمع ہو اس کا ½ حصہ لوکل مجالس کے اخراجات کے لئے رکھا جا سکتا ہے۔ بقیہ ½ رقم ماہ بماہ مرکز میں بھجوانی ضروری ہے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

---

# درخواستہائے دعا

۱۔ میرے بھائی محمد صادق پر عرصہ نو ماہ سے محکمانہ مقدمہ چل رہا ہے۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، درویشان قادیان اور احباب جماعت سے اس کی باعزت بریت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (غلام باری سیف ربوہ)

۲۔ عزیزہ رضیہ اختر دختر چوہدری فیض احمد صاحب سکنہ کوٹ کرم بخش تحصیل ڈسکہ بعارضہ میعادی بخار بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحت کاملہ، شفاء عاجلہ عطا فرماوے۔ نیز خاکسار مختلف عوارض میں مبتلا ہے۔ دعا کے لئے درخواست ہے (خاکسار چوہدری محمد شریف پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ)

۳۔ عزیزم فضل احمد بعمر ۱۶/۱۷ سال اپنڈے سائٹس کے مرض سے سخت بیمار ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔ (خاکسار محمد طفیل گھیانہ ضلع جھنگ)

۴۔ جماعت احمدیہ چک ۲ ٹی۔ ڈی۔ اے ضلع سرگودھا کی مسجد کا سنگ بنیاد مورخہ ۱۱/۵/۵۸ بروز اتوار جناب مولوی محمد حسین صاحب مبلغ سلسلہ نے بہمراہی مولوی محمد اکبر صاحب شاہد کھا۔ سید محمد حسین شاہ صاحب چک ۱۵ ایم۔ بی اور چوہدری دولت خاں صاحب کاٹھ گڑھی۔ چوہدری عبد الحمید خاں کاٹھ گڑھی صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ جماعت کے اکثر احباب شریک دعا ہوئے۔ تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے۔ اس خانہ خدا کی جلد از جلد تکمیل کیلئے دوست دعا فرمائیں۔ (خاکسار عطاء اللہ خاں سیکرٹری جماعت احمدیہ چک ۲ ٹی ڈی اے ضلع سرگودھا)

---

# زمیندار بھائی اپنی خوشیوں میں مبلغین کرام کو بھی شامل کرلیں

فصل کے تیار ہو جانے پر زمیندار بھائیوں کو جو بے پناہ خوشی ہوتی ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس عظیم الشان احسان پر زمیندار بھائیوں کا فرض ہے۔ کہ وہ مبلغین ممالک بیرون کو بھی اپنی خوشیوں میں شریک کریں اور وہ اس طرح کہ اسی فصل ربیع کے موقعہ پر تحریک جدید کا چندہ سو فیصدی ادا فرما دیا جائے۔ تا مبلغین کرام کو وقت پر مالی امداد بھجوائی جا سکے۔

(قائمقام وکیل المال اوّل)

---

# انسپکٹران خدام الاحمدیہ کی توجہ کے لئے

انسپکٹران کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مجالس کی پڑتال میں جملہ ہدایات کو ملحوظ رکھیں۔ اور ان کی روشنی میں باقاعدگی سے رپورٹیں بھجوائیں۔ رسید بکوں اور حساب کتاب کی چیکنگ نہایت ضروری ہے۔ رپورٹوں میں اس بات کا ذکر ہونا چاہیئے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

---

# احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن ملتان کے عہدداروں کا انتخاب

احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن کا انتخابی اجلاس، ملک عمر علی صاحب کھوکھر رئیس ملتان کی رہائش گاہ واقع ۴۴ کیمرج روڈ میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت ملک صاحب موصوف نے فرمائی۔

کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا۔ جو کہ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ، مولوی محمد دین صاحب شاہد نے فرمائی۔ اس کے بعد شریف احمد صاحب اشرف جنرل سکرٹری نے سابقہ اجلاس کی کارروائی پڑھ کر سنائی۔ اور محمد اکرم صاحب وائس پریذیڈنٹ نے اپنی مفصل اور جامع رپورٹ احباب کی خدمت میں پڑھ کر سنائی۔

حمید الدین صاحب حمید نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ جس کے بعد صدر اجلاس ملک عمر علی صاحب کھوکھر نے طلباء سے خطاب فرمایا۔ جس میں انہوں نے طلبار کو احمدیت کا چلتا پھرتا مبلغ بننے کی ہدایت فرمائی۔

اس کے بعد ایسوسی ایشن کے نئے عہدہ داران کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ مندرجہ ذیل اصحاب منتخب ہوئے۔

| | |
|---|---|
| پریذیڈنٹ | جناب خضر میاں صاحب |
| جنرل سیکرٹری | خاکسار محبوب ربانی |
| جائنٹ سیکرٹری | منور احمد صاحب |
| وائس پریذیڈنٹ | ملک فاروق احمد صاحب |
| فنانشل سیکرٹری | چوہدری امتیاز احمد صاحب |

متفقہ طور پر قرار پایا کہ ایسوسی ایشن کا اجلاس ہر ماہ کے پہلے ہفتے کے روز بوقت پانچ بجے شام منعقد ہوا کرے۔

آخر میں خاکسار نے تقریر کی اور بتایا کہ احمدیت کی غرض و غایت کیا ہے اور اس مادہ پرستی کے دور میں احمدی نوجوانوں پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ یہ اجلاس بخیر و خوبی دعا کے ساتھ ختم ہوا۔

(محبوب ربانی ملک جنرل سیکرٹری)

# وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

**نمبر ۱۴۹۴۹** میں حمید اللہ ولد مستری لال دین صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ ڈاکخانہ کوئٹہ صوبہ بلوچستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ گیارہ اپریل ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی بھی ذاتی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے میری ماہوار آمد اس وقت پوری ایک صد روپیہ ۱۰۰/- پاکستانی سکہ کی ہے اس ماہوار آمد کے دسویں حصہ یعنی مبلغ دس روپیہ ماہوار کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ انشاء اللہ باقاعدہ ماہوار ادا کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتا رہوں گا۔

اس کے علاوہ میں جو کچھ بھی آمد پیدا کروں یا کوئی جائداد حاصل ہو اس کی بھی اطلاع انجمن کو دے کر دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں نیز میرے مرنے کے بعد اگر کچھ میری جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔

العبد:- حمید اللہ ولد مستری لال دین راما نند سٹریٹ کوئٹہ

گواہ شد:- نواب دین صوبیدار مکان ۲۰۳۱ رام جی لائن مسجد روڈ کوئٹہ

گواہ شد:- منصور احمد معرفت شیخ کریم بخش اینڈ سنز۔ قندھاری بازار کوئٹہ

**نمبر ۱۴۹۵۰** میں حاکم بی بی زوجہ مستری چراغ دین قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کوئٹہ ڈاکخانہ کوئٹہ ضلع کوئٹہ صوبہ بلوچستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ گیارہ اپریل ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری ذاتی جائیداد صرف ایک بھینس ہے۔ جس کی اس وقت مالیت ۲۵۰/- دو صد پچاس روپیہ ہے۔ اس وقت اس بھینس سے مجھے بالکل کوئی آمد نہیں ہے۔ میں اس کی آمد ہونے پر مرکز کو مطلع کر دوں گی۔ اس کی دسویں حصہ کی مالیت کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں

اس کے علاوہ میرا حق مہر خاوند کے ذمہ مبلغ تین صد روپیہ ہے۔ میں اس کے بھی دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میرے پاس کچھ اور نہیں ہے۔ اگر کچھ حاصل کیا تو مرکز کو اس کی اطلاع کر دوں گی۔ حق مہر کے بارہ میں مرکز کو مطلع کر دوں گی۔ بشرطیکہ وہ میں حاصل کر سکی اس کے علاوہ بھی اگر میرے مرنے کے بعد کچھ جائیداد یا میری مالیت ثابت ہو تو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:- حاکم بی بی راما نند سٹریٹ کوئٹہ

گواہ شد:- نواب دین صوبیدار رام جی مکان ۲۰۳۱ لائن مسجد روڈ کوئٹہ۔

گواہ شد:- منصور احمد معرفت شیخ کریم بخش اینڈ سنز قندھاری بازار کوئٹہ

**نمبر ۱۴۹۵۱** میں مسماۃ سکینہ بیگم زوجہ کریم بخش صاحب ڈار قوم ڈار پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن مکان ۳۱ راما نند سٹریٹ کوئٹہ شہر صوبہ بلوچستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ بتاریخ ۱۴ اپریل ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ ۱۔ کانٹے زری ۱/۲ ۱ تولہ وزنی ۲۔ نکلس ۱/۲ ۱ تولہ جس کی کل قیمت مبلغ تین صد روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ پانچ صد روپیہ حق مہر بذمہ خاوند ہے۔ اس کل مجموعی رقم مبلغ آٹھ صد روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ بصورت ایک پاکٹ خرچ کے بھی ہے۔ جو کہ مجھے مبلغ تیس روپیہ ماہوار اپنے خاوند کی طرف سے ملتا ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور ماہ بماہ اس رقم کو ادا کر کے رسید حاصل کرتی رہوں گی۔

اور نیز یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کرتی ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

الامۃ:- سکینہ بی بی راما نند سٹریٹ کوئٹہ

گواہ شد:- کریم بخش خاوند موصی راما نند سٹریٹ کوئٹہ

گواہ شد:- میجر عبد الرحمٰن سیکرٹری وصایا بارڈ روڈ کوئٹہ



## وبائی امراض سے ایک ہفتے میں ایک ہزار سے زائد افراد ہلاک

### آٹھ لاکھ افراد کو چیچک اور ہیضے کے ٹیکے لگا دیئے گئے

ڈھاکہ ۱۶ مئی۔ مقامی محکمہ صحت نے جو اعداد و شمار جاری کئے ہیں ان کے مطابق ۳ مئی کو ختم ہونے والے ہفتہ کے دوران مشرقی پاکستان میں وباؤں سے ایک ہزار پانچ سو چالیس افراد ہلاک ہوئے ہیں اور تین ہزار ایک سو پچاس افراد وبائی امراض میں مبتلا ہیں۔

محکمہ صحت کی اطلاع میں جو تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔ ان کے مطابق ۳ مئی کو ختم ہونے والے ہفتہ کے دوران ایک لاکھ ۴۳ ہزار افراد ہیضے میں مبتلا ہوئے جن میں سے چھ سو باون ہلاک ہو گئے۔ اسی عرصہ کے دوران میں چار لاکھ ۳۵ ہزار چار سو افراد کو ہیضے کے ٹیکے لگائے گئے۔ اس کے علاوہ تین لاکھ چھ ہزار دو سو پانچ افراد کو چیچک کے ٹیکے لگائے گئے — محکمہ نے چیچک سے ہلاک ہونے والے اور اس مرض میں مبتلا ہونے والے اشخاص کی ضلع وار جو تفصیل شائع کی ہے۔ اس کے مطابق ضلع راجشاہی میں چار سو چھپن افراد چیچک میں مبتلا ہوئے جن میں سے ۱۷۵ ہلاک ہو گئے۔ ضلع دیناج پور میں تین سو پچیس افراد پر چیچک نے حملہ کیا اور دو سو آٹھ اس موذی مرض کا شکار ہو گئے۔ ضلع فرید پور میں باقی اضلاع کی نسبت کم افراد ہلاک ہوئے اعداد و شمار کے مطابق یہاں تین سو ساٹھ افراد میں سے اڑتالیس ہلاک ہو گئے۔

اس عرصہ کے دوران میں مختلف اضلاع میں چار سو انسٹھ افراد کو ہیضہ ہوا جن میں تین سو ہلاک ہو گئے۔ نواکھلی میں ایک سو سات مریضوں میں سے ۲۹ ہلاک ہو گئے۔ کھلنا میں ایک سو اٹھارہ افراد کو ہیضہ نے حملہ کیا جن میں سے ۷۵ مریض نہ بچ سکے ڈھاکہ کی ایک اطلاع کے مطابق امریکی ماہرین صحت نے مشرقی پاکستان میں ہیضہ اور چیچک کی وبا کو ختم کرانے کے لئے صوبائی حکام کے ساتھ مل کر کام شروع کر دیا ہے۔ امریکی صحت عامہ کے وبائی امراض کے ماہر خصوصی ڈاکٹر ایگزینڈر ہیر کو یہاں پہنچے۔ ڈاکٹر وانگ مور اٹلانٹا (جارجیا) کے متعدی امراض کے مرکز سے بذریعہ طیارہ یہاں پہنچے ہیں۔ دو اور امریکی ماہر ڈاکٹر فریڈرک ایل ڈن اور ڈاکٹر کلین اوشر بھی ان کے ہمراہ ہیں۔ تینوں ماہرین پہنچتے ہی وبائی روک تھام کی مشترکہ کوششوں میں مصروف ہو گئے

امریکی محکمہ بین الاقوامی تعاون کے صحت کے عہدہ دار امریکہ سے آنے والے طبی سامان وصول کرنے اور اسے مشرقی پاکستان کے حکام میں تقسیم کرنے کے لئے دن رات کام کر رہے ہیں۔ ۳۰ اپریل سے جبکہ کیلیفورنیا سے امریکی دوائیوں کی پہلی کھیپ یہاں بذریعہ طیارہ پہنچی تھی اب تک ۳۰ لاکھ ٹیکوں کی دوائی موصول ہو چکی ہے۔

امریکی بحریہ کی تحقیقی جماعت کے آٹھ ارکان کو فضائیہ کے خاص طیارہ کے ذریعہ تیوان (فارموسا) سے پچھلے ہفتے یہاں پہنچایا گیا تھا۔ اور وہ وبائی محکمہ صحت کی انسٹی ٹیوٹ میں قائم شدہ ریسرچ لیبارٹری میں کام کر رہے ہیں۔

کراچی ۱۶ مئی۔ افغانستان سے پانچ ڈاکٹروں اور پندرہ ٹیکہ لگانے والوں کی ایک ٹیم کل شام کابل سے یہاں پہنچ گئی ہے۔ یہ ٹیم ڈاکٹر مہر کی قیادت میں جلد ہی مشرقی پاکستان وباؤں کی روک تھام کے لئے روانہ ہوگی۔

# فلپائن کے احمدی نوجوان جناب آتوہ اسامہ کی ایمان افروز تقریر

(بقیہ صفحہ اوّل)

تلاوتِ قرآن مجید کے بعد جناب اسامہ نے انگریزی زبان میں تقریر کرتے ہوئے پہلے جزائر فلپائن کے جغرافیائی اور تاریخی حالات پر روشنی ڈالی۔ آپ نے بتایا کہ آج وہاں کی قریباً نوے فیصدی آبادی عیسائیوں کے رومن کیتھولک فرقہ سے تعلق رکھتی ہے اور باقی دس فیصدی آبادی پروٹسٹنٹ عیسائیوں اور مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ آپ نے بتایا کہ ۱۳۸۰ عیسوی میں یہ علاقہ بعض عرب مبلغین کی کوششوں سے اسلام کی آغوش میں آیا اور سولہویں صدی کے اوائل تک ان جزائر میں اسلام کا دور دورہ رہا۔ لیکن ۱۵۲۱ء میں اہل سپین کے وہاں پہنچنے اور ان کے غلبہ و تسلط کی وجہ سے یہ جزائر عیسائیت کے چنگل میں چلے گئے اور رفتہ رفتہ آبادی کی ایک بہت بھاری اکثریت نے رومن کیتھولک عقائد اختیار کر لئے۔ اہل ہسپانیہ کے انتہائی ظلم و ستم کے باوجود وہاں اسلام بالکل نابود نہ ہو سکا اور یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ آج بھی جنوبی فلپائن کے پانچ صوبوں میں مسلمان خاصی تعداد میں آباد ہیں۔ اہل ہسپانیہ نے وہاں ۳۷۷ سال حکومت کی ان کے بعد ۱۸۹۸ء میں امریکنوں نے وہاں ڈیرہ لگایا اور وہ ۱۹۴۱ء تک کہ جب دوسری جنگ عظیم کے دوران جاپان ان جزائر پر حملہ آور ہوا وہاں قابض رہے۔ امریکنوں کے آنے کی وجہ سے عیسائیوں کے پروٹسٹنٹ فرقے کو بھی یہاں پاؤں جمانے کا موقعہ مل گیا اور اس طرح اب وہاں رومن کیتھولک، پروٹسٹنٹ اور مسلمان آباد ہیں۔ ان میں سے رومن کیتھولک اعتقادات رکھنے والوں کی تعداد نوے فیصدی ہے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے جناب اسامہ نے کہا ۴ جولائی ۱۹۴۶ء کو آزادی ملنے کے بعد وہاں کے مسلمانوں میں جو غیر ملکی قبضہ و اقتدار اور عیسائیت کے غلبہ کی وجہ سے بہت کس مپرسی کی حالت میں تھے طبعاً یہ خواہش پیدا ہوئی کہ وہ اسلامی علوم کی تحصیل کر کے اسلام کو از سر نو ان جزائر میں مضبوط کریں۔ چنانچہ بعض ذی اثر لوگوں نے مل کر جامعہ ازہر، بغداد اور علیگڑھ کی مسلم یونیورسٹیوں سے لٹریچر وغیرہ فراہم کرنے اور مبلغین بھیجنے کی درخواست کی۔ جامعہ ازہر سے بعض مبلغ آئے۔ لیکن چونکہ وہ عربی کے سوا اور کسی زبان میں تعلیم نہ دے سکتے تھے اس لئے ان سے کما حقہ استفادہ کرنا ممکن نہ تھا۔ چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد وہ لوگ واپس چلے گئے اور کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ اسی ضمن میں جناب اسامہ نے بتایا کہ غیر ملکی زبانوں میں سے صرف انگریزی ہی وہاں بولی اور سمجھی جاتی ہے، اور اہل فلپائن اسے بڑی حد تک اپنا چکے ہیں۔ اس لئے ضرورت اس بات کی تھی کہ انگریزی زبان میں اسلامی لٹریچر میسر آئے اور ایسے مبلغین دستیاب ہوں جو انگریزی میں ہی اسلام کا پیغام پہنچا سکیں۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ ۱۹۵۲ء میں جاپان میں مذاہب عالم کی ایک وسیع کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس میں شرکت کے لئے جماعت احمدیہ کے مبلغ جناب خلیل احمد صاحب ناصر امریکہ سے ٹوکیو تشریف لائے وہاں فلپائن کے بعض سرکردہ مسلمان بھی گئے ہوئے تھے۔ جس عمدگی سے ناصر صاحب نے کانفرنس میں اسلام کی نمائندگی کی اس سے فلپائن کے مسلم نمائندے بہت متاثر ہوئے۔ کانفرنس سے فارغ ہونے کے بعد جناب خلیل احمد صاحب ناصر بہت ہی مختصر سے قیام کے لئے فلپائن بھی تشریف لائے وہاں لوگوں نے ان سے احمدیت کے متعلق بہت کچھ معلومات حاصل کیں اور ان سے درخواست کی کہ وہ ربوہ سے انگریزی زبان میں لٹریچر بھجوانے کا انتظام کریں۔

چنانچہ اس کے بعد ربوہ سے وہاں وسیع پیمانے پر لٹریچر پہنچنا شروع ہو گیا۔ لوگوں نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا اور ان کی آنکھیں کھلیں کہ احمدیت جس اسلام کو پیش کرتی ہے وہ صحیح معنوں میں آفاقیت کا پہلو اپنے اندر رکھتا ہے۔ اس کا پیش کردہ اسلام دین فطرت ہے اور کمال درجہ روشن خیالی اور بلند پروازی پر مبنی ہے۔ احمدیت نے اسلام کا جو خوبصورت چہرہ ہمیں دکھایا اس کی دلکشی ہمارے رگ و پے میں سرایت کرتی چلی گئی۔ چنانچہ اس امر کے باوجود کہ فلپائن میں ابھی تک جماعت کا باقاعدہ مشن قائم نہیں ہوا ہے اور نہ ہی وہاں ابھی تک باقاعدہ کوئی مبلغ پہنچا ہے پھر بھی محض خدا کے فضل کے تحت ۴۰۰ افراد احمدیت قبول کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں۔

آپ نے کہا۔ اس امر سے آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس سرزمین میں احمدیت کا مستقبل کس قدر روشن ہے۔ تاہم ان جزائر کو دوبارہ اسلام کی آغوش میں لانے کے لئے وہاں باقاعدہ مشن کا قیام ضروری ہے اور ایسے مبلغین کا بھیجنا ناگزیر ہے جو عربی زبان اور انگریزی دونوں میں خوب مہارت رکھتے ہوں۔ تاکہ وہ وہاں کے لوگوں کو اسلام کی حقیقی روح اور احمدیت کے عظیم الشان مقصد سے روشناس کرا سکیں۔

اس ایمان افروز تقریر پر جناب صدر نے آپ کا شکریہ ادا کیا۔ بعدہ دعا پر یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا جو مکرم حافظ عبد السلام صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے کرائی۔

## ضروری اعلان

خریداران مصباح کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بعض وجوہات کی بنا پر مصباح یکم کو پوسٹ کرنے کی بجائے ۱۰ مئی کو پوسٹ کیا گیا ہے جن خریداروں کو ۲۰ مئی تک پرچہ نہ ملے دفتر مصباح سے طلب فرمالیں۔ نیز جن خریداروں کو مصباح بذریعہ وی۔پی بھیجا جا رہا ہے وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔

مدیرہ مصباح

## بیرونی ممالک میں مساجد کی تعمیر

(بقیہ صفحہ اوّل)

ہونے والے تبلیغی جہاد پر بھی روشنی ڈالی۔ اور اس ضمن میں بالخصوص تاجر احباب کو "تعمیر مساجد بیرون" کے چندہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کی۔ آپ نے کہا۔ چھوٹے تاجروں کو چاہیئے کہ وہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اپنے ہر ہفتہ کے پہلے سودے کا منافع "تعمیر مساجد بیرون" کی مد میں دیں اور اسی طرح بڑے تاجر ہر ماہ اس مہینے کے پہلے سودے کا منافع اس مد کے لئے وقف کریں۔ آپ نے بتایا کہ ربوہ کے تاجر ہر ماہ قریباً یکصد روپیہ اس مد میں جمع کرا رہے ہیں۔ نیز انہیں تلقین کی کہ وہ اپنی قربانی کے معیار کو بڑھائیں تا دنیا میں تعمیر مساجد کے عظیم الشان کام میں ان کا حصہ کسی سے کم نہ ہو۔

آخر میں صدر جلسہ مکرم حافظ عبد السلام صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے اُس عظیم الشان روحانی انقلاب پر روشنی ڈالی جو تحریک جدید کے ذریعہ دنیا کے کونے کونے میں رونما ہو رہا ہے۔ آپ نے تحریک جدید کی اہمیت واضح کرتے ہوئے احباب کو تحریک جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کی اور بتایا کہ آنے والی نسلیں حسرت کریں گی کہ کاش وہ بھی اس مبارک عہد میں ہوتے تو تبلیغِ اسلام کے جہاد میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کرتے۔ کیونکہ آج جبکہ کام کا آغاز ہے جو شخص ایک پیسہ اس مالی جہاد میں دیتا ہے اس کا ثواب آنیوالے زمانوں میں لاکھوں روپیہ کی پیشکش کے ثواب سے بھی بڑھ کر ہے۔

صاحب صدر کی تقریر کے بعد یہ بارونق جلسہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

## اوقات وانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا

| نمبر سروس | پہلی سروس | دوسری سروس | تیسری سروس | چوتھی سروس | پانچویں سروس | چھٹی سروس | ساتویں سروس | آٹھویں سروس | نویں سروس | دسویں سروس | گیارھویں سروس | بارھویں سروس |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| از سرگودھا برائے لاہور | ۳ ½ | ۴ ½ | ۵ ½ | ۶ ½ | ۷ ½ | ۸ ¾ | ۱۰ | ۱۰ ½ | ۱۱ ½ | ۱۳ | ۱۴ ½ | ۱۶ |
| از لاہور برائے سرگودھا | ۳ ½ | ۴ ½ | ۵ ½ | ۷ | ۸ ½ | ۹ ½ | ۱۰ ½ | ۱۲ | ۱۳ ½ | ۱۵ | ۱۶ | |
| از گوجرانوالہ برائے سرگودھا | ۵ ¾ | ۱۰ ½ | ۱۵ ¼ | نوٹ:- لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے۔ (جنرل مینجر) | | | | | | | | |
| از سرگودھا برائے گوجرانوالہ | ۵ ¾ | ۱۰ ½ | ۱۵ ¼ | | | | | | | | | |



رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴۵۲